سبع سنابل

جسے بارگاہِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا میں شرف قبول حاصل ہوا

مصنف

میر عبدالواحد بلگرامی

مترجم

مفتی محمد خلیل خان برکاتی

سبع سنابل

جسے بارگاہِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا میں شرفِ قبول حاصل ہوا

مصنف

میر عبدالواحد بلگرامی

مترجم

مفتی محمد خلیل خاں برکاتی

مقدمہ

از

پروفیسر ڈاکٹر محمد ایوب قادری

ناشر

حامد اینڈ کمپنی - مدینہ منزل، ۳۸ - اردو بازار - لاہور

کتاب	:	سبع سنابل
مصنف	:	میر عبدالواحد بلگرامی
مترجم	:	مفتی محمد خلیل خاں برکاتی
مصحح	:	محمد عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری
مطبع	:	رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز لاہور
خوشنویس	:	غلام رسول
الطبع اوّل	:	۱۹۸۲ء
الطبع الثانی	:	۱۹۹۹ء
ناشر	:	فرید بک سٹال ۳۸۔ اُردو بازار لاہور
ہدیہ	:	165/=

اس شہر کے دروازے ہیں اس لیے کہ دین کے تمام علوم امت کے جملہ علماء کو انہیں دروازوں سے پہنچے ہیں۔ اور وہ جو رسولِ خدا علیہ الصلوٰۃ والتحیہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ یا ابا بکر لیس بینی وبینک فرق الا انی بعثت۔ اے ابوبکر مجھ میں اور تم میں صرف یہی فرق ہے کہ میں مبعوث فرمایا گیا ہوں" اور وہ ارشاد کہ یا عمر لولم ابعثت لبعثت" اے عمر اگر میں مبعوث نہ فرمایا گیا ہوتا تو تم پیغمبر ہوتے" یہ بھی تمام اصحاب تابعین، تبع تابعین اور امت کے تمام علماء کے حق میں وارد ہے۔ اسی لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ " علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل یعنی میری اُمت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں"۔ نیز حضور نے خاص کر حضرت ابوحنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ کے حق میں ارشاد فرمایا ہے کہ لولم ابعث لبعث نعمان بن ثابت نبیاً وھو سراج امتی وھو سراج امتی وھو سراج امتی۔ " اگر میں مبعوث نہ فرمایا گیا ہوتا تو نعمان بن ثابت کو نبی بنا کر بھیجا گیا ہوتا اور وہ میری امت کے چراغ ہیں۔ میری امت کی شمع ہیں۔ میری امت کی مشعل ہیں"۔

پس جب کہ صحابہ کا اجماع جو نبیوں کا وصف رکھتے ہیں اس امر پر ہوا کہ شیخین کو فضیلت حاصل ہے۔ اور علی مرتضےٰؓ خود بھی اس اجماع سے متفق اور اس میں شریک ہیں تو تفضیلی اپنے اعتقاد میں ضرور غلطی پر ہیں۔ ارے ہماری عزت و آبرو تو علی مرتضیٰؓ کے نام پر قربان، اور ہماری جان اور دل علی مرتضےٰؓ کے قدموں پر نثار، وہ کون سا ازلی بدبخت ہے جس کے دل میں علی مرتضےٰؓ کی محبت نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کا وہ کوئی راندہ ہوا ہوگا جو علی مرتضےٰ کی توہین روا رکھے گا مگر تفضیلیوں نے یہ ڈھونگ رچایا ہے کہ مرتضےٰ کے ساتھ محبت کا نتیجہ صرف یہی ہے کہ انہیں شیخین پر فضیلت دی جائے مگر یہ نہیں سمجھتے کہ اُن کے ساتھ محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ان کی موافقت کی جائے نہ کہ مخالفت۔ جب خود علی مرتضےٰؓ نے حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہم کی فضیلت کو اپنے اوپر روا رکھا اور ان کی اقتدا کی،